بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱ | ٹیلیفون نمبر ۳۵

الفضل — خطبہ نمبر ۳۶ — قادیان دارالامان — روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت تین پیسے | تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴۰

خطبہ جمعہ

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے خاص دعائیں کی جائیں

رمضان کے بقیہ ایام سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور رمضان سے سبق حاصل کرو

مورخہ ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنی علالت کی وجہ سے آج بھی تشریف نہیں لا سکے۔ اور اس سے پہلے بھی رمضان شریف کے دو جمعوں میں آپ تشریف نہیں لا سکے اور ہم ان تین جمعوں میں آپ کے خطبات اور آپ کے پاک کلمات سے اور آپ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنے کی برکت سے محروم رہے ہیں۔ اور ہم کو رمضان شریف میں آپ کے فیوض سے اس طرح محروم رہنا پڑا ہے ؎

اگر انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو طبعی بات ہے۔ کہ وہ اس نقصان کی تلافی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ہمیں بھی اس

نقصان کی تلافی کرنے کی کوشش

کرنی چاہیئے۔ اور وہ اس طرح کہ ہم پہلے اور حسب معمول جس قدر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں کرتے ہیں اب اس سے بہت زیادہ آپ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر اور آپ کے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور رمضان المبارک کے جو چند دن باقی ہیں۔ ان میں اس دعا پر بہت زور دیں۔ اگر ہم آپ کے وجود کو واقعی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس

بابرکت وجود کے لئے دعا

پر خاص زور دیں۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ ہمیں اس قیمتی وجود کی قدر نہیں۔ صرف اپنے کاموں سے غرض ہے۔ جن کے لئے ہم دعا کرتے ہیں ؎

بعض دعائیں بظاہر ایک شخص کے لئے نظر آتی ہیں۔ مگر حقیقۃً وہ

کل عالم کے لئے

ہوتی ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ! میں اپنی دعاؤں کا چوتھائی حصہ آپ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس میں زیادتی کر سکو۔ تو اور اچھا ہے۔ اس نے کہا میں نصف حصہ اپنی دعاؤں کا آپ کے لئے مخصوص کرتا ہوں آپ نے فرمایا۔ یہ بہت اچھا ہے لیکن اگر تم اس سے زیادہ کر سکو۔ تو یہ اور اچھا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ میں اپنی دعاؤں کا دو تہائی حصہ آپ کے لئے وقف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس سے بھی زیادہ کر سکو تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ تب اس نے وعدہ کیا کہ میں ساری دعائیں آپ کے لئے ہی کروں گا۔ اور کثرت سے آپ پر درود پڑھا کروں گا (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ) اب کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں خود غرضی تھی۔ کہ آپ نے اس شخص کو اپنے آپ پر درود پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ آپ پر درود بھیجنے اور آپ کے لئے دعائیں کرنے کا مطلب یہ تھا۔ کہ آپ کی تعلیم اور آپ کا لایا ہوا

نور اور ہدایت

دنیا میں پھیلے اور ظلمت اور تاریکی دور ہو۔ اور لوگ آپ کو قبول کریں۔ اور وہ دین جسے آپ لائے ہیں۔ وہ تمام دنیا میں جاری ہو۔ اور اسلام کے ذریعہ تمام لوگ نجات پائیں گو دوسرے یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ اس طرح آپ کے درجات میں ترقی ہو۔ کیونکہ اس طرح جو لوگ آپ کو قبول کریں گے۔ وہ بھی آپ کے لئے دعائیں کریں گے۔ اور آپ پر درود بھیجیں گے۔ اور اس طرح آپ کے مدارج اور مقام میں بھی ترقی ہوگی۔ اور آپ کی لائی ہوئی ہدایت کی اشاعت سے بھی آپ کے درجات میں ترقی ہوگی ؎

غرض نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس صحابی کو یہ فرمانا کہ اگر تم اور بھی زیادہ میرے لئے دعائیں کر سکو۔ تو بہتر ہے۔ یہ صرف آپ کے وجود باجود کے لئے دعا نہ تھی۔ بلکہ در اصل اس میں

کل عالم کی بھلائی اور خیر خواہی

پیش نظر تھی۔ اور نہ صرف اس وقت کے تمام لوگوں کے لئے بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی دعا ئے خیر تھی۔ پس جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا در اصل کل عالم کے لئے دعا اور تمام جہان کی بھلائی ہوتی ہے ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ دو دن حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ مگر آج قبض کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں:

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر وعافیت ہے۔ الحمد للہ

کل محلہ دارالبرکات اور دارالفتوح میں نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ آج دارالفضل اور دارالعلوم میں اور باقی مساجد میں کل قرآن مجید ختم کیا جائے گا۔

جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ بنگال سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت چند روز سے علیل ہے احباب ان کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں:

۱۵ اخاء کو مستری محمد یعقوب صاحب سکنہ دارالرحمت نے معتکفین مسجد اقصےٰ کو شام کی دعوت طعام دی۔ ۱۶ کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۱۷ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے اور ۱۸ کو مولوی جلال الدین صاحب شمس کی پھوپھی بائی کا کو صاحبہ کی طرف سے مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ کے معتکفین کو دعوت طعام دی گئی:

اسی طرح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لئے دعا

صرف آپ کے لئے ہی دعا نہیں بلکہ تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دعا ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے دعا ہے۔ اور کل دنیا کے لئے دعا ہے۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ اس وقت کل دنیا کو فائدہ پہونچ رہا ہے۔ آپ کے ذریعہ اسلام کو ترقی ہو رہی ہے اور سلسلہ احمدیہ کو قوت اور ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور آپ کے حسن انتظام کے ماتحت ایک جماعت خدمت اسلام میں مصروف ہے۔ اور آپ نے اپنی جماعت کو ایسے رنگ میں منظم کر رکھا ہے کہ وہ بہترین رنگ میں خدمت اسلام ادا کر سکتی ہے۔ پس

آپ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کرنا

اسلام کی ترقی کے لئے دعا ہے۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرنا تمام دنیا کی بہتری کے لئے دعا کرنا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد تو اس ال محمد میں دوسری آل کے ساتھ اپنے ذہن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی اس طرح آپ کے لئے بھی ہم دعا کر سکتے ہیں۔

آپ کے تشریف نہ لانے سے ہمیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ تم اس

مبارک وجود کے لئے بہت دعائیں

کرو۔ خصوصاً رمضان شریف کے ان بقیہ ایام میں۔ پھر آج تو جمعۃ الوداع بھی ہے گو رمضان شریف کے اب صرف چار پانچ ہی دن باقی ہیں۔ مگر ان میں بھی ہم بہت کچھ چاہیں تو فائدہ حاصل کر سکتے اور انعام حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں کہ جب خاص کارگزاری کے دن ہوتے ہیں۔ یا جنگ کے ایام ہوتے ہیں تو گورنمنٹ ان لوگوں کو جن سے قابل تعریف خدمات یا کارہائے نمایاں ظاہر ہوتے ہیں انعام عطا کرتی ہے۔ اور ان کو ترقیاں دیتی۔ اور انکے درجات بڑھا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں لوگوں کو موقعہ دیا ہے۔ کہ ان میں اس کی عبادت کرکے دعائیں کرکے فرائض اور نوافل کے ذریعہ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرکے اس کو راضی کر لیا جائے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اس کے بعد ایسے لوگوں کو انعام دے گا۔ اور اپنی برکتوں اور فضلوں سے ان کو حصہ دے گا۔ اور

دراصل انہی لوگوں کی

حقیقی عید

ہوگی۔ جو اس کو راضی کرکے اس سے انعام پانے والے ہوں گے۔ اور وہ ہر ایک شخص کو اس کے مجاہدات کے مطابق انعام واکرام عطا کرے گا۔ اس وقت بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہیں بہت بڑے انعام ملیں گے۔ اور بعض ایسے ہوں گے جو کہ اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ان برکات وانعامات سے (نعوذ باللہ) محروم ہوں گے۔ اور جب ان کے ساتھ والوں کو انعام ملے گا۔ تو وہ نہایت ہی حسرت کا مقام ہوگا۔ تو ان بقیہ ایام میں کوشش کرنی چاہیئے کہ جو ہم سے کمی اور کوتاہی ہوگئی ہے اس کو پورا کر لیں۔ جیسا کہ

امتحان کے کمرہ میں

جب طلباء امتحان دے رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کا وقت ختم ہو رہا ہوتا ہے اور نگران بتاتا ہے۔ کہ اب صرف ۱۵ منٹ باقی ہیں۔ اور جو ہوشیار اور محنتی طالب علم ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہم سے کئی سوال ضروری رہ گئے ہیں۔ اور وقت تھوڑا باقی ہے۔ تو وہ پوری تندہی سے کوشش کرکے ان بقیہ چند منٹوں میں اپنی کمی اور کوتاہی کو پورا کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ان میں سے نہ صرف پاس ہی بلکہ بسا اوقات کئی اول یا دوم یا سوم نکل آتے ہیں:

تو اب رمضان شریف کے یہ

برکت اور فیض کے دن

چار پانچ دن کے بعد ختم ہو جائیں گے۔ ہمیں بھی اپنی کوتاہیوں کو ان میں پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ہم میں سے جنہوں نے پچھلے دنوں میں غفلت اور سستی سے کام لیا ہے۔ وہ کوشش کرکے اپنی کمی کو اس حد تک تو پورا کر لیں کہ وہ فیل ہونے سے بچ جائیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کا نام پاس شدہ امیدواروں کی فہرست میں اپنے فضل سے داخل کرے خواہ اول درجہ کے امیدواروں میں ان کا نام نہ آسکے۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین اور ہم اس مبارک مہینہ سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اسکو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے آمین

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل

(مولوی صاحب مرحوم سلسلہ کے خاص افراد میں سے تھے ابھی دو دن ہی ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک ملاقات کے موقعہ پر فرمایا۔ کہ اس رمضان میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم بہت یاد آتے ہیں وہ علم وفضل میں ذہانت میں یگانہ تھے اور بہت سی خوبیوں میں اپنی نظیر آپ ہی تھے واقعی وہ جماعت کے یگانہ افراد میں سے تھے۔ وہ اس قدر خوبیوں اور کمالات کے جامع تھے۔ کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔ باوجود مختلف علوم میں کمال رکھنے کے وہ حد درجہ منکسر المزاج اور سادہ طبیعت تھے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق فرمایا۔ کے تواں کردن شمار خوبی عبدالکریم۔ یہی الفاظ ان پر بھی اسی طرح صادق آتے تھے۔ علاوہ مروجہ علوم میں کمال رکھنے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ان کے لئے ایک آئینہ کی طرح تھیں۔ ان کی

قیمتی یادگاروں میں ایک

تو تذکرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات ورؤیا وکشوف کا جمع کرنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے انہی کے سپرد فرمایا۔ کیونکہ جماعت میں وہ اس کام کے لئے سب سے زیادہ اہل تھے۔ انکی

دُوسری یادگار

اُن کا وُہ لٹریچر ہے۔ جو انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے خلاف تیار کیا۔ اور جو غیر مبایعین کے لئے ایک لاجواب حربہ ہے۔ ان کی

تیسری یادگار

نئی تقویم ہے۔ جو سراسر انہی کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اور جو جماعت احمدیہ میں قیامت تک ان کی یاد کو تازہ رکھے گی۔ ان کی

چوتھی یادگار

وُہ علماء اور مبلغین کی جماعت ہے۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ میں موجود ہے۔ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی طرح ان کو بھی یہ فخر حاصل تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے علماء اور مبلغین جو قادیان میں تیار ہوئے آپ قریبًا ان سب کے استاد تھے۔ ان کی

پانچویں یادگار

ان کی اولاد ہے جن کے لئے دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے باپ کے قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بعض سرکردہ افراد کی اُستادی کا بھی فخر حاصل تھا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ آپ نصف سے زیادہ قرآن کریم کے حافظ بھی تھے باوجود بیماری کے وُہ دن رات دینی مشاغل اور تعلیم و تدریس میں مصروف رہتے۔ بہت لوگ ان سے استفاضہ کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق ایک نکتہ خواب میں بتایا گیا۔ اور آپ کو یہ بھی بتایا گیا۔ کہ یہ نکتہ ہم نے محمد اسمٰعیل کو سمجھا دیا ہوا ہے۔ واقعی مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق جو علم آپ کو دیا گیا۔ وُہ بہت کم دُوسروں کو حاصل ہے جلسۂ جوبلی کے موقعہ پر فضائل محمود (ایدہ اللہ) کے متعلق جو مضمون میں نے پڑھا اس کا بہت سا مصالح میں نے مولوی صاحب موصوف سے ہی حاصل کیا۔ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد کے پاس غیر مبایعین کے ساتھ مبایعین کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور میں نے مولوی صاحب مرحوم کو دیکھا۔ کہ وُہ اس جنگ میں شہید ہوگئے ہیں۔ اور واقعی خلافت ثانیہ کے عہد کے اس جہاد میں جو حصہ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے لیا۔ وُہ انہی کے لئے خاص تھا۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے کئی دفعہ اپنے درس میں ایک حدیث سُنائی جس میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

تین شخص بڑے ہی بدقسمت ہیں

اوّل جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا۔ اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ دوم جس کی زندگی میں رمضان آیا۔ اور گزر گیا۔ مگر اس نے اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ اور تیسرے وُہ جس نے بوڑھے والدین کو پایا۔ مگر اس نے ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کی۔ (ترمذی بحوالہ المشکوٰۃ صفحہ ۷۶) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ جس نے یہ موقعہ بھی ضائع کر دیا۔ وُہ بھی بڑا بدقسمت ہے۔ پس یہ چند دن اس مہینہ کے اب رہ گئے ہیں۔ جو ہم سے گزشتہ ایام میں سستی اور کوتاہی ہو گئی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کمی کو پورا کر لیں۔ اور اپنے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تاکہ وُہ ہمیں بخش دے۔

بے شک یہ دن ان لوگوں کے لئے جو اس مبارک مہینہ کو پاتے ہیں۔ مگر اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ نہایت حسرت کا موجب بنتے ہیں۔ مگر ان سے

ایک سبق

بھی حاصل ہوتا ہے۔ جو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے جس طرح رمضان شریف کے دن ہمیں اس لئے دیئے جاتے ہیں۔ کہ ہم ان دنوں میں مجاہدات کرکے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ اسی طرح یہ زندگی کے دن ہمیں اس لئے دیئے جاتے ہیں۔ کہ ہم اگلی۔ اور آنے والی زندگی کے لئے تیاری کرلیں۔ جہاں اس کے نتیجہ میں بڑے بڑے انعام رکھے گئے ہیں۔ ان زندگی کے ایام میں ہمیں موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو اپنے نبی اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دے کر بھیجا ہے۔ ہم اس تعلیم پر عمل کریں۔ اور

مخلوق خُدا سے ہمدردی

کریں۔ تاکہ دوسرے عالم میں ہم جنت کے وارث ہوں۔

ہماری زندگی میں اگر رمضان سا بابرکت مہینہ آئے۔ اور ہم اس سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ تو بے شک یہ نہایت افسوس کا مقام ہے۔ مگر رمضان کی صورت میں ہمیں ایک حد تک تلافی کرنے کا موقعہ بھی حاصل ہے۔ جن لوگوں نے ایک رمضان میں کوتاہی یا سستی سے کام لیا ہے۔ وُہ اگر ہمت کریں۔ تو

سال کے باقی حصّہ میں

اپنے اس نقصان کی کچھ نہ کچھ تلافی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ وُہ سخت نقصان اٹھا چکے ہیں۔ مگر تاہم کما حقہٗ نہیں۔ تو ایک حد تک تو ضرور اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ پچھلی رات کو دُنیا کے آسمان کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے۔ کہ جو مجھ کو پکارے گا۔ میں اس کی پکار کا جواب دُوں گا۔ اور جو مجھ سے مانگے گا۔ میں اسے دُوں گا۔ اور جو مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے گا۔ میں اسے بخش دُوں گا۔ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

تو سال کے باقی دنوں میں ہمارے لئے موقعہ ہے۔ اور ہم ان میں ایک حد تک اپنی حسرت کو دُور کر سکتے۔ اور اپنی کوتاہی کی کچھ نہ کچھ تلافی کر سکتے ہیں۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ ان دنوں میں کی ہوئی کوشش کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اور رمضانوں کا بھی موقعہ عنایت فرمائے۔ مگر جو ہماری زندگی کے ایام ہیں۔ یہ اگر رائگان گزر گئے تو پھر ان کی تلافی نہیں ہو سکے گی۔ اور اگلی زندگی میں ایسے

بڑے بڑے انعام

اور ایسی ایسی نعمتیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو ملنے والی ہیں۔ کہ جو (آیت قرآنیہ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون (سجدہ ع ۲) اور حدیث قدسی کہ قال اللہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۷۶) کے مطابق) کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتیں۔ اور وُہ اس لئے ہیں۔ کہ اگر ہم نیک کام کریں۔ اور مخلوق خدا سے ہمدردی کریں۔ اور صالحانہ زندگی بسر کریں گے۔ تو وُہ ہمیں ملیں گی۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو عذاب نازل ہوگا۔

تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری نہ کرنے سے اس کے انعامات اور نعماء سے صرف محرومی ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کے مقابل میں عذاب تکلیف اور دکھ برداشت کرنا ہوگا۔ تو رمضان سے یہ بھی سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ جس طرح اس سے محروم رہنے والا شخص اس کے انعامات۔ اور برکات سے محروم رہتا ہے۔ اور جو اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وُہ اعزاز حاصل کرتا۔ اور قرب الٰہی پاتا ہے۔ اور اس کے فضلوں سے مالا مال ہوتا ہے۔

اسی طرح اس سے بھی زیادہ حسرت کا مقام یہ ہے۔ کہ انسان

اس دُنیا سے خالی ہاتھ

جائے۔ اور وُہ اپنے خدا کو خوش نہ کر سکے۔ اور اس زندگی یعنی دارالعمل زمانہ سے فائدہ نہ اُٹھائے۔ خدا نے تو یہ زندگی نیک کاموں کے لئے دی ہے۔ لیکن اگر انسان اس کو غفلت سے گزار دے۔ اور خالی ہاتھ اس دُنیا سے جائے۔ تو یہ

بڑا ہی حسرت کا مقام

ہے۔ کیونکہ اس نے پھر یہاں اس کے بعد لوٹ کر نہیں آنا۔ رمضان شریف کے گزر جانے کے بعد پھر انسان کو موقعہ مل سکتا ہے۔ مگر جب زندگی کے ایام پُورے ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے بعد انسان کو تلافی کرنے کے لئے کوئی موقعہ نہیں دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذالک فاولئک ھم الخاسرون (سورۃ المنافقون ع ۲) یعنی ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ پر۔ خدا کے رسولوں پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ مخاطب کرکے فرماتا ہے

کہ اسے مومنو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قدر محبوب و پیاری نہیں ہونی چاہئیں۔ کہ وہ تمہیں خدا تعالےٰ کی یاد سے غافل کردیں۔ اور تم ان کی ہی پوجا کرنے لگ جاؤ۔ فرمایا کہ تمہیں یہ مال و دولت اور نعمتیں جو دی ہیں ان کا یہ شکریہ نہ کرو۔ کہ ذکر الٰہی سے ہی غافل ہو جاؤ۔ اور جو دنیا جمع کرنے میں مستغرق یا اولاد کی محبت میں محو ہو کر ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ وہ

بڑے خسارہ پانے والے

ہیں۔ مومنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی یاد سے غافل نہ ہوں۔ بلکہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اور کام کاج کرنے کے وقت اور نمازوں میں اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے رہیں۔ اور اس کے احکام کو ہر وقت پیش نظر رکھیں۔

نیز صرف ذکر الٰہی کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ فرماتا ہے وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین کہ جو مال اور جو طاقتیں ہم نے تمہیں دی ہیں۔ ان سے

خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ

کرتے رہو پیشتر اس کے کہ تم کو موت آجائے۔ اور تم کو یہ کہنا پڑے۔ کہ اے خدا اگر مجھے تھوڑی سی اور مہلت مل جاتی تو میں بھی تیری راہ میں صدقہ و خیرات کرلیتا۔ اور نیک کام سرانجام دے لیتا مگر فرماتا ہے ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون کہ جب کسی نفس کی مقررہ اجل آجاتی ہے تو پھر اسے اور مہلت نہیں دی جاتی۔

غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس دنیا کی زندگی میں موقعہ دیا گیا۔ تم اس زندگی میں دو کام کرلو۔ اول یہ کہ خدا کے ذکر سے غافل نہ ہونا ورنہ خسارہ پانے والے ہو جاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ جو کچھ بھی مال و دولت خدا نے تمہیں دی ہے۔ اس سے خدا کی راہ میں بھی خرچ کرتے رہا کرو۔ تا ایسا نہ ہو کہ موت آجائے۔ تو تم کہو کہ ہمیں اور مہلت دی جائے۔ اور جب کسی کا وقت مقررہ یعنی موت آجائے۔ تو پھر اسے کوئی مہلت نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ ہم نے پہلے اسے مہلت اور موقعہ دے دیا تھا۔ مگر اس نے اس زندگی سے سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے اور کچھ نہ حاصل کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ زندگی میں دو کام ضروری ہیں۔ اول ذکر الٰہی دوم خدا کی مخلوق کی ہمدردی۔ اس سے پہلے اللہ تعالےٰ

منافقوں کا ذکر

کرتا ہے۔ جو کہتے ہیں لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا۔ کہ اے لوگو تم خدا کی راہ میں اس نبی کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو۔ تا کہ یہ لوگ جب بھوکے مرنے لگیں تو تتر بتر ہو جائیں۔ گویا اسلام کی ترقی کے لئے خرچ نہ کرنا انسان کے لئے اخروی خسارہ کا باعث ہے اور منافقوں کا یہ قول کہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا۔ ایسا ہی ہے جس طرح ایک زمانہ میں ہمارے وہ دوست جو

قادیان سے لاہور

چلے گئے ہیں۔ یہاں سے جب گئے تو لوگوں سے کہتے تھے۔ کہ قادیان چندے نہ بھیجو۔ تا کہ جب ان لوگوں کو تنخواہیں نہ ملیں گی۔ اور بھوکے مرنے لگیں گے تو قادیان چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ مگر خدا نے ان کو اس کا کیا جواب دیا؟ فرماتا ہے وللہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لا یفقھون کہ زمین و آسمان کا مالک تو خدا تعالےٰ ہے۔ اگر تم خرچ نہیں کرو گے تو ان لوگوں کے لئے جو اس کے دین کی اشاعت میں دن رات منہمک رہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے خزانوں سے رزق کے سامان کرے گا۔

انفقوا مما رزقناکم کی آیت کو جب اوپر کی آیت کے ساتھ جس میں منافقوں کا یہ قول درج ہے۔ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ ملا کر پڑھا جائے۔ تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں انفقوا مما رزقناکم سے خصوصیت سے اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرنا مراد ہے۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے ایک شاندار موقعہ عطا فرمایا ہے۔ پس احمدی جماعت کے افراد کو چاہیئے۔ کہ اس آیت کو مدنظر رکھیں۔ اور اپنی زندگی میں

اشاعت اسلام کے لئے

اپنا مال خرچ کریں۔ اور ساتھ ہی خدا تعالےٰ کو بھی یاد کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ جب موت کا وقت آئے۔ تو اس وقت ہم کہیں کہ اے خدا ہمیں اور موقعہ دے تا ہم اشاعت اسلام کے لئے چندے ادا کریں۔ اس وقت موقعہ نہیں دیا جائیگا ہمیں ان زندگی کے دنوں کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کو یاد کرنا چاہیئے۔ اور اشاعت اسلام کے لئے چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ تا ہم جنت کے وارث ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا کہ موت کے بعد کئی لوگ کہیں گے کہ کاش ہم اپنی زندگی میں اپنا سارا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ تا اس دکھ سے نجات حاصل کرتے۔

غرض یہ زندگی کے دن بھی رمضان شریف کے مہینہ کی طرح ہیں۔ جس طرح اگر ایک شخص رمضان شریف سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو اس کے لئے سوائے حسرت کے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر انسان کی زندگی کے دن پورے ہو جائیں۔ اور انسان ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔ تو اس کے لئے بھی سوائے حسرت کے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ بلکہ دوسری صورت میں زیادہ حسرت کا مقام ہے۔ کیونکہ رمضان شریف کے گزرنے کے بعد تو آدمی کو کچھ نہ کچھ تلافی کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لیکن زندگی کے دن جب پورے ہو جاتے ہیں۔ تو پھر انسان کو کوئی موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ پھر اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس زندگی میں ذکر الٰہی اور انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ایک مبارک تقریب

یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ۱۷/۱۸ اکتوبر کی درمیانی رات کو ۹½ بجے بجناب ملک عمر علی صاحب رئیس کھوکھر ضلع ملتان کے ہاں محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے بطن سے لڑکا تولد ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بچہ صحیح و سالم اور تندرست ہے۔ زچہ کی صحت بھی اچھی ہے ملک صاحب موصوف کی یہ پہلی نرینہ اولاد ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کو نیک بخت۔ عمر دراز اور اپنے بزرگوں کے کمالات کا وارث بنائے ؛

ہم اس مبارک تقریب پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) کا امتحان اس سال انشاء اللہ ۳۰ نبوت مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار ہوگا۔ امتحان میں شامل ہونے والے تمام افراد نوٹ کرلیں۔ رول نمبر اور دیگر ہدایات عنقریب تمام امیدواروں کو بھجوا دی جائینگی۔ ناظر تعلیم و تربیت

فوج یا فوجی دفاتر میں بھرتی ہونیوالے احمدی

حال ہی میں بہت سے احمدی احباب خدا کے فضل سے فوج میں یا فوجی اور سول دفاتر میں بھرتی ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض احباب کیطرف سے چندہ عام وصول نہیں ہو رہا۔ حالانکہ ہر احمدی کو اپنی آمد کا ۱/۱۶ حصہ بطور چندہ عام ادا کرنا فرض ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ایسے تمام احباب کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ مہربانی کرکے اپنی موجودہ آمدنی سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بجٹ میں شامل کیا جائے۔ نیز ان کو چاہیئے۔ کہ اپنے چندے پوری شرح سے ماہ بماہ باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں ؛ ناظر بیت المال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام دوسرا یوم تحریک جدید

۹۔ ماہ نبوت کی تاریخ کا تقرر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم اپریل ۱۹۳۸ء کو خدام الاحمدیہ کو خطبۂ جمعہ میں پہلی بار مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"یہ پروگرام تحریک جدید کا ہی سوچا۔ اور تم تحریک جدید کے والنٹیئرز ہوگے"

پھر احباب جماعت سے فرمایا:-

"اگر دوست چاہتے ہیں۔ کہ وہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں۔ تو ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس طرح ہر جگہ لجنات اماء اللہ قائم ہیں۔ اسی طرح ہر جگہ نوجوانوں کی انجمنیں قائم کریں"

پس تحریک جدید کی کامیابی خدام الاحمدیہ کے قیام میں مضمر ہے۔ اور خدام الاحمدیہ کی کامیابی تحریک جدید کے پروگرام پر عمل کرنے اور اسے اپنی فطرت ثانیہ بنانے میں ہے۔ گزشتہ سال ۵ ہجرت یوم تحریک جدید مقرر کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ مطالبات تحریک جدید کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ امسال بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ۹۔ نبوت کو یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے لئے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ خصوصاً ماہ نبوت کے مقررہ دن سے پہلے کے آٹھ دن اسی کار خیر کے لئے وقف کر دیئے جائیں۔

ضروری امور

کام کا طریق یہ ہو۔ کہ جلسہ سے قبل مندرجہ ذیل امور سر انجام دیئے جائیں:-

۱۔ ساتویں مطالبہ کی تعمیل میں جماعت کے جملہ سرکاری ملازمین کو تحریک کی جائے۔ کہ ان میں سے جو لوگ سال میں دو دو تین تین ماہ کی لمبی چھٹیاں لے سکتے ہیں۔ وہ اپنی فرصت اور رخصت کے اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیں۔ تاکہ انہیں تبلیغ پر لگایا جائے" تمام دوست جو اس کی تعمیل میں اپنے اوقات صرف فرمائیں ان کی فہرست تیار کر لی جائے۔ جس میں عرصہ وقف کردہ اور ان کی تعلیم بھی درج کی جائے۔

۲۔ نویں مطالبہ کے ماتحت انفرادی طور پر یا وفود کی صورت میں تاجروں۔ اور زمینداروں۔ پیشہ وروں اور جملہ ملازمین کو جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ تحریک فرمائیں کہ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ تبلیغ کے لئے دے سکیں۔ دیں۔ ان وقف کنندگان کا بھی ۹۔ نبوت سے قبل مکمل ریکارڈ تیار کر لیا جائے۔

(۳) دسویں مطالبہ کے ماتحت صاحب پوزیشن مخلصین کو جو لیکچر دینے کی اہلیت رکھتے ہوں تحریک کی جائے۔ کہ وہ اپنے آپکو پیش کریں تا مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوا ان کو بھیجا جائے۔ اور ان سے تقریریں کرائی جائیں۔ پیش کنندگان کے اسماء کی فہرست بھجوا دی جائے۔ تا نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کے لئے بھیجی جاسکے ان تینوں فہرستوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی پیش کرکے دعا کی درخواست کی جائے گی۔ انشاء اللہ

(۴) سترھویں مطالبہ کے ماتحت خدام الاحمدیہ کے اراکین میں سے جو تا حال بے کار ہوں ان کی بھی ایک فہرست تیار کر لی جائے۔ اس فہرست میں مندرجہ ذیل معلومات مندرج ہوں۔ (۱) نام (۲) ولدیت (۳) قوم (۴) عمر (۵) بے کار کی تعلیم یا فن کی واقفیت (۶) حصول معاش کے لئے سابقہ کوشش (۷) کس قسم کے کام کا خواہاں ہے (۸) کیفیت

مندرجہ بالا چاروں فہرستوں کے متعلق جلسہ میں قائد کو رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔ کہ وہ تیار ہو چکی ہیں۔ اور پہلی تینوں فہرستیں اگر وقت اجازت دے تو پڑھ کر سنا دی جائیں۔

(۵) گیارھویں مطالبہ کی تعمیل میں ماہ نبوت کے پہلے آٹھ دن غیر مسلموں کو مسلمان بنانے اور مسلمان کہلانے والوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے غیر احمدیوں سے ریزرو فنڈ کی مد میں چندہ اکٹھا کیا جائے۔ اگر مناسب ہو۔ تو کل جتنی رقم وصول ہو اس کا جلسہ میں اعلان کر دیا جائے۔

پروگرام کس طرح بنایا جائے

جلسہ تحریک کا پروگرام اور دیگر انتظامات حتی الوسع احباب جماعت کے مشورہ سے طے کرنے چاہئیں۔ اس میں کوشش کی جائے۔ کہ جماعت کے احباب و خواتین چھوٹے بڑے سب شریک ہوں اور تحریک جدید کے تمام مطالبات مختصراً مختلف مقررین ان کے سامنے پیش کریں ہر مقام کے مخصوص حالات کے ماتحت بے شک بعض مطالبات پر زیادہ زور دیا جائے۔

مالی قربانی کی تحریک کی جائے

تحریک جدید کا اہم حصہ مالی قربانی کا ہے۔ وعدہ کنندگان کو تحریک فرمائیں کہ وہ جلد از جلد موعودہ رقوم ادا فرمائیں اور جو ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوئے انہیں اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کی سعی فرمائیں۔ یہ چندہ ہر سال کم از کم پانچ روپیہ ہونا چاہیئے۔

ان مطالبات میں سے ایک کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے"

اس مبارک تحریک میں شمولیت کی بھی مخلصین جماعت کو تحریک فرمائیں۔ طلباء یا معمولی ذریعہ معاش رکھنے والے بھی آسانی سے اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں پانچ روپے کی کوئی شرط نہیں۔ جتنی رقم خواہ ایک پیسہ ہی کوئی بچا سکتا ہو۔ تو وہ امانت جائداد تحریک جدید میں جمع کرا سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ یہ امانت سات سال یا کم از کم تین سال کیلئے ہو۔

نوجوان خدمت دین کے لئے زندگی وقف کریں۔

تحریک جدید کے دور ثانی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آٹھویں مطالبہ میں جو پہلے تین سال کے عرصہ کا تھا۔ بیعت فرمادی۔ اور جماعت کے گریجوایٹوں اور مولوی فاضل۔ میٹرک پاس نوجوانوں کو تحریک فرمائی۔ کہ وہ اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ حضور انور کی اس تحریک پر کئی ایک نوجوان لبیک لبیک پکارتے ہوئے حضور کے قدموں میں آ پہنچے۔ مگر ابھی ضرورت ہے کہ جماعت کے دوسرے نوجوان بھی جو اس کی اہلیت رکھتے ہوں اپنے آپ کو پیش کریں

تحریک جدید کے ماتحت اس موقعہ پر ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے آپ کو اور اپنے تمام احباب کو تلقین کریں۔ کہ سادہ زندگی اختیار کریں۔ ایک سالن کھائیں۔ کم کپڑے بنوائیں۔ حتی الوسع سستے علاج کروائیں۔ اور سینما کبھی نہ جائیں۔ کسی کام کو عار نہ سمجھیں بچوں کو قادیان بھیجیں۔ ان کے مستقبل کو سلسلہ کیلئے پیش کریں۔ بیکاری کو مٹائیں۔ اسلامی تمدن کے مطابق زندگی بسر کریں۔ عورتوں کو ورثہ دیں اور ان کے حقوق کا پورا خیال رکھیں۔ اسلامی اخلاق پیدا کریں۔ اور ہر مقام پر احمدیہ دار القضاء قائم کریں۔ جو قانون شریعت کے مطابق فیصلہ کرے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کریں۔ قادیان میں مکان بنائیں۔ اور ہمارے بزرگ پنشن یاب ہونے پر قادیان ہجرت کر آئیں اور خدمت سلسلہ بجا لائیں۔ اور سب استقلال کے ساتھ دعائیں کریں کہ "خدا تعالیٰ رحم کرے اور ہمیں ایسا روحانی غلبہ عطا کرے کہ ہم لوگوں کے خیالات میں، افکار میں، رجحانات میں، ان کے قلوب میں، زبانوں میں، اعمال میں، تمدن میں، دین میں اصلاح کر سکیں اور دعا کی جائے۔ کہ خدا کی خدائی عالم میں قائم ہو۔ اور اس کے جلال کا دنیا پر ظہور ہو۔ تا جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ "الفضل" جلد ۲۴ نمبر ۱۴۲)

اپنی تمام کارگزاری کی رپورٹ معہ ان چار فہرستوں کے جن کو ۹۔ نبوت سے قبل آپ تیار کریں گے۔ جلسہ تحریک سے اگلے روز دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دی جائے اس بارہ میں جملہ خط و کتابت شعبہ تربیت و اصلاح ہی سے فرمائیں۔ کیونکہ امسال یوم تحریک جدید کا انتظام شعبہ ہذا کے ہی سپرد ہے۔ سلطان نطافے ہیں اپنے فرائض

جماعت احمدیہ کے گذشتہ ہفتہ کے اہم واقعات

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ۱۲ر اخاء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ مگر اس کے بعد زخم میں درد کی شکایت ہوگئی۔ جس کی وجہ سے حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ احباب حضور کی صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو دو دن کان اور سر میں شدید درد رہا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

۲۔ نظارت تعلیم و تربیت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۹ر رمضان المبارک مطابق ۲۱ر اخاء بروز منگل درس قرآن جو مسجد اقصیٰ میں دیا جارہا ہے ختم ہو جائیگا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی جائیگی۔ کہ حضور حسب سابق معوذتین کا درس دینے کے بعد دعا فرمائیں۔ دعا انشاء اللہ بعد نماز عصر ہوگی۔ بیرونی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس وقت اپنی اپنی مساجد میں اکٹھے ہوکر دعا کریں۔ اس موقعہ پر احمدیت کی ترقی اور غلبۂ اسلام کیلئے دعا کرنے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے اسیطرح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کے لئے بھی۔

۳۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے ماتحت مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ ماہ ہجرت کے آخر میں مسئلہ نبوت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ منعقد کرچکی ہیں۔ اب دوسرا ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ر نومبر سے ۲۹ر نومبر تک منایا جائے گا۔ سیکرٹری صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس دفعہ تعلیم و تلقین کیلئے "مسئلہ خلافت" موضوع مقرر کیا گیا ہے۔

۴۔ انچارج صاحب تحریک جدید نے نوجوانوں سے وقف زندگی کا مطالبہ کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے زندگی وقف کرنے کیلئے ایک بڑی شرط یہ قرار دی تھی۔ کہ صرف بی۔ اے یا ایسے مولوی فاضل جو میٹرک پاس ہوں۔ زندگی وقف کرسکتے ہیں۔ لیکن اب مولوی فاضل نوجوانوں کے لئے ایک نہایت سہل طریق یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ جو نوجوان صرف مولوی فاضل پاس ہوں اور وہ اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہوں وہ بھی فوراً اپنے آپ کو پیش کردیں۔ اگر وہ انتخاب میں موزوں ثابت ہوئے۔ تو ان کو پہلے دو سال تک جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخل ہوکر کورس پاس کرنا پڑیگا اس عرصہ میں ان کو تحریک جدید کی طرف سے دس روپے ماہوار وظیفہ ملیگا۔ پاس ہونے کے بعد وہ براہ راست تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت اپنے دیگر تعلیمی کورس کو پورا کرینگے اس عرصہ میں ان کو انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کا موقعہ بھی مل سکیگا۔

۵۔ جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے لاہور سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ راولپنڈی۔ جہلم اور امرتسر کی جماعتوں کے معائنہ کے لئے آخر اکتوبر میں دورہ پر روانہ ہوں گے۔ متعلقہ جماعتیں ضروری تیاری کرلیں۔ دورہ ۲۶ر اکتوبر کو شروع ہوکر ۲۶ر نومبر کو ختم ہوگا۔ پہنچنے کے اوقات سے خانصاحب موصوف متعلقہ جماعتوں کو خود اطلاع دیں گے

۶۔ اس ہفتہ "الفضل" میں جو مضامین شائع ہوئے ان میں سے بعض اہم مضامین یہ ہیں۔

(۱) مسلمانان عالم کی انتہائی بےبسی اور بےکسی کا حقیقی علاج۔ (۲) اسلام اور امن عامہ۔ (۳) اس رمضان المبارک میں کس کمزوری کو ترک کیا گیا۔ (۴) ہندو بیواؤں کو ورثہ ملنے کا بل۔ (۵) قربانی اور ایثار۔ (۶) پچاس ہزار روپیہ قرضہ کی فوری ضرورت (۷) رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ شہادت تا احسان ۱۳۲۰ ہش

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات اور نظارتوں کے اعلانات بھی شائع کئے گئے۔

ہفتہ جنگ

روس اور جرمنی کی جنگ

روس اور جرمنی کی جنگ اب ایک نئے دور میں داخل ہورہی ہے۔ جرمن کے حملہ کو شروع ہوئے آج ایک سو بیس دن ہوچکے ہیں۔ حملہ کے آغاز میں جرمن فوجیں روس کی سرحد سے پورے سترہ ہفتوں میں صرف چار سو میل تک آگے بڑھ سکیں۔ لیکن اب ان کی پیشقدمی میں بہت اضافہ ہوچکا ہے۔ وہ بڑی سرعت کے ساتھ ماسکو پر بڑھ رہی ہیں۔ روسی حکومت وہاں سے قازان چلی گئی ہے جو ماسکو سے کوئی چار سو میل مشرق میں دریائے وانگا پر بہت بڑا ریلوے جنکشن اور صنعتی مرکز ہے۔

روسی حکومت کے ساتھ غیر ملکی سفارت خانے بھی ماسکو چھوڑ چکے ہیں۔ اور اب روسی حکومت کے سامنے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ یا تو وہ ماسکو کو جرمنوں کے حوالے کردے۔ اور جرمنی کے ساتھ مزید مقابلہ کرنے کے لئے اپنی فوجی طاقت کو محفوظ کرے۔ جیسا کہ اس نے پولینڈ۔ بسریبیا۔ لتھونیا۔ لٹویا۔ اسٹونیا۔ سفید روس اور یوکرین وغیرہ میں کیا۔ یعنی ان مقامات سے پیچھے ہٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے نئے مقامات پر قدم جما لیتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جنگ اس قدر طویل ہوئی ہے۔ یا پھر اپنی تمام طاقت ماسکو کی حفاظت پر صرف کردے۔ اور اس لڑائی کو فیصلہ کن جنگ بنالے۔ جہاں تک قیاس کام کرتا ہے۔ روسی ماسکو کے محاذ پر دشمن کا مقابلہ تو پوری طرح کریں گے۔ لیکن اگر دباؤ زیادہ ہوگیا۔ تو ماسکو کی دیواروں کے نیچے اپنے آپ کو فنا کردینے کی بجائے پیچھے ہٹ کر دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچانے کے لئے زندہ رہنے کو ترجیح دے گا۔ اور اس طرح جرمنی کا مقصد یعنی روس کی فوجی طاقت کو ختم کردینا ماسکو فتح ہونے کے بعد بھی پورا نہ ہوسکے گا۔

روسی محاذ پر جرمنوں کو ایک اور کامیابی بھی ہوئی ہے۔ یعنی اڈیسہ ان کے قبضہ میں آگیا ہے۔ جو بحیرہ اسود کے کنارے ایک اہم بندرگاہ ہے۔ اس قبضہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ اب بحیرۂ اسود پر جرمنوں کا پورا تسلط ہوجائے گا۔ کاکیشیا کے لئے ان کا راستہ صاف ہوجائے گا۔ اور وہ آگے بڑھتے ہوئے باکو اور باطوم کے تیل کے چشموں

پر قبضہ کر سکیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہوتا گیا۔ تو پھر اور بھی بہت کچھ ہوگا۔ جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جاپان کا رویہ

اس وقت بین الاقوامی سیاسیات میں ایک اور خطرناک الجھن پڑتی نظر آتی ہے۔ جو مشرق کے لئے اپنے اثرات کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ اور وہ جاپان کا رویہ ہے۔ کوئی تین ماہ کا عرصہ ہوا پرنس کنوئی نے جو نئی وزارت مرتب کی تھی۔ اس نے اب تک اپنی خارجہ پالیسی کا اعلان نہ کیا تھا۔ اور قیاس یہ تھا۔ کہ وہ صلح کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہتی ہے۔ اور اس نے جاپان و امریکہ کے مابین سمجھوتہ کی کوشش بھی کی۔ مگر افسوس کہ وہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ تازہ خبر یہ ہے کہ پرنس کنوئی کی وزارت ٹوٹ چکی ہے۔ اور جنرل ٹوجو نئے وزیر اعظم مقرر ہوگئے ہیں۔ جو اس بات کے حامی ہیں۔ کہ جاپان کو بین الاقوامی صورت حالات سے فائدہ اٹھا کر فوجی پیشقدمی کے ذریعہ اپنی سلطنت کو وسیع کرنا چاہیئے۔ ان کے حامی وزراء میں بھی زیادہ تر فوجی لوگ ہیں۔ جو ہمیشہ جنگ کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ خود جنرل ٹوجو ایک انتہا پسند امپیریلسٹ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے دل میں انگریزوں اور امریکنوں سے شدید نفرت ہے۔ تین سال ہوئے چین کے علاقہ ٹنسن میں برطانوی لوگوں کے ساتھ جو شرمناک سلوک کیا گیا تھا۔ اس کی ذمہ داری بہت بڑی حد تک اسی شخص پر عائد ہوتی ہے۔ مدبرین کا خیال ہے۔ کہ جاپان اس وقت روس کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر منگولیا اور سائبیریا میں ایک وسیع علاقہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پھر وہ اس حلقہ سے جرمنی کے ہاتھ بھی مضبوط کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ اور جنگ

اب صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ اگر ایسا ہوا۔ تو کیا امریکہ جنگ میں شامل ہو جائیگا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسے شامل ہونا پڑے گا۔ جرمنی اور جاپان یہ چاہتے بھی یہی ہیں۔ کیونکہ اس کے بعد برطانیہ کو سامان کی سپلائی کی مقدار لازماً کم ہو جائیگی اور جو جنگی سامان امریکہ باہر بھیج رہا ہے۔ اسے اپنی حفاظت کے لئے محفوظ رکھیگا۔ اور جاپان کو اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ چین کو جو مدد امریکہ سے مل رہی ہے۔ وہ کم ہو جائیگی۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جاپان کو کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ اس وقت جاپان کو شمال مغرب میں روس کے خلاف لڑنا پڑے گا۔ جنوب مغرب میں چین کے خلاف۔ جنوب میں برطانیہ آسٹریلیا اور ڈچ ایسٹ انڈیز کی طاقتوں کے خلاف اور مشرق میں امریکہ کے خلاف۔

جلدی ضرورت ہے

اضلاع لدھیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ اور ریاست جموں کے دیہات میں برائے خرید فصل سن چند ایک منشیوں کی ضرورت ہے۔ صرف مقامی با رسوخ اشخاص ہی درخواست کریں جو ان اضلاع میں گاؤں گاؤں سے واقف ہوں۔ اور خرید سن میں ہر طرح سے سہولت پیدا کر سکتے ہوں۔ پٹواری نمبرداروں سکول ماسٹروں کے نزدیکی رشتہ داروں کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواستوں میں ان گاؤں کا نام جنہیں درخواست کنندگان کا رسوخ ہو۔ گاؤں سے نزدیکی ریلوے سٹیشن کا نام اور فاصلہ۔ نرخ جنہیں خریدنے کی لیاقت ہو۔ تعداد مال جو سال بھر میں اکٹھا ہو سکتا ہو۔ اور نمونہ سن ساتھ آنا ضروری ہے۔

اے۔ این۔ ملک اینڈ سنز۔ آریہ محلہ راولپنڈی

بعدالت سب جج صاحب بہادر درجہ اول ایبٹ آباد کیمپ مانسہرہ ضلع ہزارہ

مقدمہ ۶۸۸ ۱۹۴۱ء

مہر جی شاہ ولایت ولد مہر جی قبول شاہ قوم سید سکنہ داتہ تحصیل مانسہرہ

بنام

مولوی مختار جی ولد محمد زمان۔ احمد حسن محمد سعید پسران گل خان قوم راڑہ ساکنان داتہ مدعا علیہ ۱ حال مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ مدعا علیہ ۲ حال لائبریرین اسلامیہ کالج پشاور مدعا علیہ ۳ حال سب اسسٹنٹ سرجن مقام منددری ضلع کوہاٹ کیمپ ملٹری (مدعا علیہم)

دعوے ۵۰۰/- روپیہ

اندریں مقدمہ مدعا علیہم ۲ و ۳ مسمیان احمد حسن و محمد سعید کی معمولی طریقہ سے تعمیل نہیں ہو سکتی۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم مذکوران مورخہ ۴ 11/41 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہوں گے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جا کر سماعت مقدمہ کی جاوے گی۔

دستخط حاکم (بحروف انگریزی)

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ جنگ روس کے متعلق یہاں کوئی تفصیلی اطلاع نہیں پہنچی۔ انقرہ ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ روس اور جرمنی دونوں اپنی مصلحتوں کے پیش نظر رفتار جنگ کے بارے میں کوئی خاص اطلاعات نہیں دیتے۔ دشمی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ جرمن فوجیں اب ماسکو سے صرف ۳۵ میل دُور ہیں۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن طیاروں کی خوفناک بمباری کی وجہ سے سوویٹ ریڈیو بند کر دیا گیا ہے۔ جرمنوں کا دعوےٰ ہے کہ ان کی توپوں اور ہوائی جہازوں نے ماسکو کے عین وسط میں آگ لگا دی ہے۔ روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہر میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ لوگوں کو خوراک پانی اور دیگر اشیاء ملتی رہیں۔ عوام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ جرمن ایجنٹوں اور ففتھ کالم کے آدمیوں سے خبردار رہیں۔ اور ان پر کڑی نگاہ رکھیں۔ روس کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ دشمن اپنے ہوائی اڈے بہت قریب لے آیا ہے۔ اسلئے ماسکو پر ہوائی حملوں کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ مگر ہماری ہوائی فوج انہیں ناکام کر دیگی۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ قریباً دو صد جرمن پیراشوٹ ماسکو کی ڈیفنس لائن کے پیچھے اتارے گئے۔ گلیوں اور بازاروں میں سخت جنگ ہوئی۔ اور ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ ماسکو کی قلعہ بندیوں میں شگاف کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ آج برطانیہ کے نائب وزیر جنگ نے جنگی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب تک تمام محاذوں پر برطانی فوج کے کل ایک لاکھ سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ جن میں سے ہندوستان کے صرف سات ہزار ہیں۔ جرمن فوجیں روس میں سولہ سو میل لمبے محاذ پر قریباً چھ سو میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور پانچ لاکھ ساٹھ ہزار مربع میل روسی علاقہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔ یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ موسم بہار تک جرمن کاکیشیا کو چیر کر باطوم اور باکو پہنچ جائیں گے۔ اس صورت میں ایرانی سرحد خاص طور پر اہم ہوگی۔ اور یہیں سے ہم روسیوں کو امداد پہنچا سکینگے۔ اور اگر روسیوں نے اجازت دی تو برطانی افواج تیل کے چشموں کی حفاظت کریں گی۔ برطانی فوج کے امتحان کا وقت اب قریب آ رہا ہے۔ ایرانی سرحد پر ہم دشمن کو مشرق میں آگے بڑھنے سے روکیں گے۔ اگر ہٹلر وہاں تیس لاکھ فوج جمع کر دے۔ تو بھی اسے ایک انچ آگے نہ بڑھنے دیا جائیگا۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ برطانیہ کے لیبر منسٹر نے ایک تقریر میں مزدوروں کو زیادہ سے زیادہ سامان تیار کرنے کی تحریک کی اور کہا۔ کہ اگر روس نے جنگ جاری رکھی تو ہم اُسے برابر مدد دیں گے۔ اس وقت روس کے علاوہ مشرق بعید میں بھی حالات نازک ہیں۔ اور ہمیں بھاری تعداد میں سامان درکار ہے۔ جرمنی موسم بہار میں برطانیہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ جاپان کی نئی وزارت جنرل ٹوجو نے مرتب کی ہے۔ جو پہلے برلن میں جاپان کے فوجی مشیر تھے۔ اور وہاں سفیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میری حکومت چین کی جنگ کو کامیابی سے ختم کرنا چاہتی ہے۔ مشرقی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنا چاہتی ہے۔ جاپان اور اٹلی کے ساتھ اتحاد کو مضبوط اور اپنی اندرونی حالت کو زیادہ متحد اور مستحکم بنانا چاہتی ہے۔ چین کے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جنرل ٹوجو کی وزارت کا مطلب یہ ہے۔ کہ جاپان روس کے خلاف فوجی کارروائی کرنے والا ہے۔ امریکن اخبارات کی بھی یہی رائے ہے۔

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ امریکن گورنمنٹ نے امریکن جہازوں کو ہدایت کی ہے کہ جو مشرق بعید کے پانیوں میں سفر کر رہے ہیں۔ وہ یا تو واپس آ جائیں۔ اور یا دوست ممالک کی بندرگاہوں میں پہنچ جائیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بحری جہازوں کو کسی بھی وقت بحر الکاہل جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تجارتی جہازوں کا ایک قافلہ ولاڈی واسٹک بھیجنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۸۔ اکتوبر۔ سویڈش گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال نوبل پرائز کسی کو نہیں دیئے جائیں گے۔

لاہور۔ ۱۸۔ اکتوبر۔ خاکسار ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں شہر کے مسلمانوں پر چار لاکھ روپیہ بطور تعزیری ٹیکس ڈالا گیا ہے۔ جو خاکساروں سے ہمدردی رکھنے کے جرم میں اندرونی حلقہ کے مسلمانوں کو ادا کرنے کے احکام موصول ہو گئے ہیں۔

دارجیلنگ ۱۸۔ اکتوبر۔ بنگال اسمبلی کے گزشتہ اجلاس کے آخری ایام میں بنگال کی وزارت کے متعلق جو الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ وہ دُور ہو گئی ہے۔ اور عدم اعتماد کی قراردادیں اب پیش نہ ہونگی۔ کیونکہ بنگال مسلم لیگ کے ان ممبروں میں جو مسٹر جناح کے ساتھ ہیں۔ اور مسٹر فضل الحق میں صلح ہو گئی ہے۔ اپنے ساتھی وزراء یعنی سر ناظم الدین۔ مسٹر سہروردی اور مسٹر تمیز الدین خان کے متعلق وزیر اعظم کو جو شکایت تھی۔ اس کے لئے ان وزراء نے اظہار افسوس کر دیا ہے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ شمالی ہندوستان میں مشقی جنگ کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب ایک اور مشق ہوگی۔

موگا۔ ۱۸۔ اکتوبر۔ گندم ۴/۲/۶۔ نخود دڑہ ۳/۴/۶۔ جو ۲/۶/۰۔ سرسوں ۴/۴/۰۔ تارامیرا ۳/۵/۰۔ باجرہ ۲/۸/۰۔ مرچ سرخ لمبی ۱۰/۸/۰۔ گول ۱۰/۰/۰۔ روئی گانٹھ ۹/۴/۰۔ مونگ پھلی ۳/۴/۰۔ گی سفید ۲/۱۲/۰۔ سرخ ۲/۱۴/۰۔ اور امرتسر میں سونا ۴۳/۸/۰۔ چاندی ۱۳/۲/۰۔ پونڈ ۲۸/۹/۰۔

لنڈن۔ ۱۸ اکتوبر۔ بی۔ بی۔ سی کے بیان کے مطابق جاپان کے نئے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان نے اپنا راستہ منتخب کر لیا ہے۔ اب ہمیں ادھر ادھر جھانکنے اور سرگرداں ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم اپنے محوری دوستوں کی مدد سے اب اس راستہ پر چلتے جائیں گے۔ جاپان اور امریکہ کے تعلقات اس قدر خراب نہیں ہوئے جتنے سمجھے جاتے ہیں۔ اور ابھی ایسا مرحلہ نہیں آیا۔ کہ ہم اس سے تعلقات قطع کریں۔

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ آج بعد دوپہر مسٹر روزویلٹ نے اپنے مشیروں کے ساتھ کئی گھنٹے بات چیت کی۔ جس کے بعد محکمہ بحر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات آئس لینڈ کے قریب جس جرمن آب دوز نے امریکن جہاز پر حملہ کیا تھا۔ اسے غرق کر دیا جائے۔ امریکہ سے بہت سے جنگی جہاز اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے ہیں۔ امریکن حکام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے ایک جہاز کے عوض دو جرمن جہاز ڈبو دیئے جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ امریکہ کی وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحر الکاہل کے علاقہ میں فضائی مستقر بڑی تیزی سے بنائے جا رہے ہیں۔ اور بحری و فضائی بیڑا ہر مقابلہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اہل ملک کو متنبہ کیا ہے۔ کہ بحر الکاہل میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن سے جنگ کے آسٹریلیا کے دروازوں تک پہونچنے کا خطرہ ہے۔

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر امریکن ایوان نمائندگان نے تجارتی جہازوں کو مسلح کرنے کا بل پاس کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مانچوریا میں جاپانی فوج کی تعداد دگنی کر دی گئی ہے۔ اس وقت وہاں ۵ لاکھ سپاہی ہیں۔ اور مزید ۵ لاکھ جلد از جلد بھیجے جا رہے ہیں۔

سنگاپور ۱۶ اکتوبر۔ بنکاک ریڈیو نے سیامی زبان میں لوگوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ ہر ہنگامی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔ اور کہ خطرناک واقعات رونما ہونے والے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی